

قارئین کے سوالات

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال ① : ایک کافر کے نکاح میں چار سے زائد بیویاں ہوں اور وہ

مسلمان ہو جائے، تو ان میں سے چار کا انتخاب کیسے کرے گا؟

جواب : اسلام نے چار سے زائد بیویاں رکھنے کی بالکل اجازت

نہیں دی، اس لیے جو کافر مسلمان ہو جائے اور اس کی چار سے زائد بیویاں ہوں، تو ان میں سے جو چار اسے زیادہ پسند ہوں، انہیں رکھ لے، باقی بیویوں کو چھوڑ دے۔

امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا یہی مذہب ہے۔ ان کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ، وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُمْسِكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.
”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے، ان کے نکاح میں دس بیویاں تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ ان میں سے چار رکھ لیں۔“

(سنن الدارقطني: 3/271، 272، المعجم الأوسط للطبراني: 1680، السنن الكبرى

للبيهقي: 7/183، أخبار أصفهان لأبي نعيم الأصبهاني: 1/295، وسنده صحيح)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وَرِجَالُ إِسْنَادِهِ ثِقَاتٌ.

”اس حدیث کی سند کے سارے راوی ثقہ ہیں۔“ (التلخیص الحبر: 3/169)



مذکورہ حدیث اور فقہ حنفی :

اس صحیح حدیث کے برعکس امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان ہونے والا شخص صرف پہلی چار بیویوں کو رکھے گا، بعد والی تمام بیویوں سے نکاح خود بخود فسخ ہو جائے گا۔ یہ قول بے بنیاد اور بے دلیل ہونے کے ساتھ ساتھ سلف صالحین اور ائمہ اسلام کے فہم کے بھی خلاف ہے۔

❁ یہی وجہ ہے کہ امام صاحب کے شاگرد، محمد بن حسن، شیبانی مذکورہ حدیث کی موافقت اور اپنے استاذ کی مخالفت میں لکھتے ہیں:

وَبِهَذَا نَأْخُذُ، يَخْتَارُ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا؛ أَيَّتَهُنَّ شَاءَ، وَيُفَارِقُ مَا بَقِيَ،
وَأَمَّا أَبُو حَنِيفَةَ فَقَالَ: نِكَاحُ الْأَرْبَعَةِ الْأُولِ جَائِزٌ، وَنِكَاحُ مَنْ
بَقِيَ مِنْهُنَّ بَاطِلٌ.

”ہم اسی حدیث پر عمل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ تمام بیویوں میں سے جو چار چاہے، رکھ لے اور باقی بیویوں کو چھوڑ دے، جبکہ امام ابوحنیفہ کا کہنا ہے کہ صرف پہلی چار بیویوں کا نکاح برقرار رہے گا اور باقی بیویوں کا نکاح ختم ہو جائے گا۔“ (الموطأ لمحمد بن حسن، ص: 244)

❁ علامہ ابن قدامہ، مقدسی رحمہ اللہ (541-620ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْكَافِرَ إِذَا أَسْلَمَ، وَمَعَهُ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِ نِسَوَةٍ، فَاسْلَمَ فِي
عَدَّتِهِنَّ، أَوْ كُنَّ كِتَابِيَّاتٍ، لَمْ يَكُنْ لَهُ إِمْسَاكُهُنَّ كُلِّهِنَّ بِغَيْرِ
خِلَافٍ نَعْلَمُهُ، وَلَا يَمْلِكُ إِمْسَاكَ أَكْثَرِ مِنْ أَرْبَعٍ، فَإِذَا أَحَبَّ
ذَلِكَ؛ اخْتَارَ أَرْبَعًا مِنْهُنَّ، وَفَارَقَ سَائِرَهُنَّ، سَوَاءٌ تَزَوَّجَهُنَّ فِي

عَقْدٍ أَوْ فِي عُقُودٍ، وَسَوَاءٌ اخْتَارَ الْأَوَائِلَ أَوْ الْآوَاخِرَ .

”کافر جب مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں چار سے زائد بیویاں ہوں، عدت کے دوران ہی وہ بھی اسلام قبول کر لیں یا وہ اہل کتاب ہوں، تو اس کے لیے سب کو اپنے نکاح میں رکھنا جائز نہیں۔ اس مسئلے میں مسلمانوں کا کوئی اختلاف ہمارے علم میں نہیں۔ وہ شخص چار سے زائد بیویوں کو اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا۔ جب وہ ان سے تعلق رکھنا چاہے، تو ان میں سے جو چار چاہے، منتخب کر لے اور باقی کو چھوڑ دے، خواہ ان سے ایک ہی وقت میں نکاح ہوا ہو یا کئی اوقات میں اور خواہ ان میں سے پہلی چار کو منتخب کرے یا

آخری چار کو۔“ (المغنی: 6/620، وفي نسخة: 157/7)

فائدہ : اس حدیث میں يَتَخَيَّرُ اور خُذْ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا کے الفاظ امام زہری رحمہ اللہ کی ”تدلیس“ کی بنا پر ”ضعیف“ ہیں۔

(سوال ۲) : بعض لوگ خطبہ جمعہ سے پہلے منبر پر بیٹھ کر وعظ و تقریر

کرتے ہیں، پھر دو خطبے پڑھ کر نماز جمعہ ادا کرتے ہیں۔ کیا ان کا یہ اقدام درست ہے؟

(جواب) : بعض لوگوں کا یہ طریقہ قرآن و حدیث اور سلف صالحین

کے عمل کے خلاف ہے اور دین سازی کے مترادف ہے۔

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَتَانِ؛ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا، يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيَذْكُرُ النَّاسَ .

”نبی اکرم ﷺ جمعہ کے دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ آپ ﷺ ان دونوں کے درمیان میں بیٹھتے اور (دونوں میں) قرآن کریم پڑھ کر لوگوں کو وعظ و نصیحت

فرماتے تھے۔“ (صحیح مسلم: 862)